

21467-دوران سفر فخر کے باقی نمازوں کی سنت موقده ترک کرنا

سوال

مجھے علم ہے کہ دوران سفر نماز صرکرنی افضل ہے، لیکن کیا ہم سنتیں ادا کر سکتے یا نہیں؟
میرے علم کے مطابق میں تو سنتیں ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس میں کوئی حدیث نہیں ملی۔

پسندیدہ جواب

سفر میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ آپ فرائض پر بھی اقتدار کرتے، اور یہ ثابت نہیں کہ دوران سفر نبھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرائض سے قبل یا بعد میں سنتیں ادا کرتے تھے۔

عاصم بن عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دور کعت پڑھائی اور چل پڑے تو ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ وہ اپنے پاؤ والی جگہ میں آئے اور پیٹھ گئے تو ہم بھی ان کے ساتھ پیٹھ گئے ان کی نظر وہاں پڑی جس جگہ انہوں نے نماز پڑھائی تھی تو کچھ لوگوں کو وہاں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمائے لگے :

یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا : تسبیح کر رہے ہیں (یعنی نفلی نماز ادا کر رہے ہیں) تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمائے لگے : اگر میں تسبیح کرنے والا ہوتا (یعنی فرضی نماز کے بعد نفلی نماز ادا کرنے والا ہوتا) تو میں اپنی نماز مکمل پڑھتا۔

میرے بھتیجے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں کئی ایک سفر کیے تو انہوں نے دور کعت سے زیادہ ادا نہیں کیں حتیٰ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے فوت کر دیا، اور میں نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت بھی اختیار کی تو انہوں نے بھی فوت ہونے تک دور کعت سے زیادہ ادا نہیں کیں، اور میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں بھی سفر کیے انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فوت کر دیا، پھر میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ساتھ رہا انہوں نے بھی دور کعت سے زیادہ ادا نہ کیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فوت کر دیا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان بھی ہے :

﴿یقیناً تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے﴾۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اور یہ ان (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی فقہ میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے تخفیف کرتے ہوئے چار رکعت والی نماز میں نصف کو ختم کر دیا، اور اگر اس کے لیے نماز سے قبل اور بعد میں دور کعت ادا کرنی مشروع ہوتیں تو نماز مکمل کرنی زیادہ اولی اور بہتر تھی)

دیکھیں : زاد المعاو (1/316).

اور اسی طرح سنن موقده ادا نہ کرنے کی مشروعیت پر مندرجہ ذیل حدیث دلالت کرتی ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع (یعنی مزادِ رضا) میں مغرب اور عشاء کی نماز کی جماعت اقامت کہ کر کروائی اور ان دونوں نمازوں کے مابین اور نہ بھی ان کے بعد کوئی نماز ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1673)۔

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہتھی کہ میدان عرفات پہنچے تو ان کا خیمہ وادی نمرہ میں نصب کیا جا چکا تھا تو آپ وہاں اتر پڑے ہتھی کہ سورج زائل ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اوپنی حصوں کو چلنے کا حکم دیا ہتھی کہ جب وادی میں پہنچے تو وہاں لوگوں کو خطاب کیا اور پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کی اور پھر اقامت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر عصر اور ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی نماز ادا نہیں کی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

لیکن اس سے فخر کی سنت موكدہ مستثنی ہیں، کیونکہ یہ سفر میں بھی اسی طرح ادا کی جائیگی جس طرح حضرت میں ادا کی جاتی ہیں، ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں طریقہ یہ تھا کہ سفر میں صرف فرض ادا فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے نماز سے قبل اور بعد میں کوئی نماز ادا کرتے، لیکن نمازوں تراویح کی سنتیں ضرور ادا فرماتے تھے، کیونکہ یہ دونوں نہ تو سفر میں اور نہ ہی حضرت میں ترک فرمائی)۔

دیکھیں : زاد المعاد لبِن قیم (1/473)۔

اور ایک مقام پر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے سب سے زیادہ فخر کی سنتوں کی حفاظت اور خیال کرتے تھے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر اور فخر کی سنتیں بھی ترک نہ کیں نہ تو سفر میں اور نہ ہی حضرت میں دوسری سنتوں کے مقابلے میں نمازوں تراویح کی سنتیں سفر اور حضرت میں بھی ادا کرتے رہے، لیکن باقی سنتوں کے متعلق یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ادا کی ہوں)

دیکھیں : زاد المعاد لبِن قیم (1/315)۔

ابوقاتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے پڑاؤ کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

دیکھو، تو میں نے کہا یہ ایک سوار اور یہ دو اور تین سوار ہیں حتیٰ کہ ہم سات ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : ہماری نماز کا خیال کرنا، یعنی نماز فخر کا، تو ان سب کے کانوں پر دہ دیا گیا اور انہیں سورج کی پتش نے بیدار کیا تو سب اٹھ کر چل پڑے اور کچھ سفر کرنے کے بعد اتر کیا و صنو، کیا اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کی تو سب نے فخر کی سنتیں ادا کیں اور پھر نماز فخر ادا کر کے سوار ہو گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے :

ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ یہند میں کوتاہی نہ تھی بلکہ بیدار ہونے میں کوتاہی بھی اس لیے اگر تم میں سے کوئی نماز بھول جائے تو وہ اسی وقت نمازاً کر لے جب اسے باد آئے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (681).

اور مسلم میں ہی کتاب صلاۃ المسافرین میں حدیث مذکور ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صح کی دور کعوتوں کا جتنا خیال رکھتے اتنا کسی بھی نظری نماز کا خیال نہیں کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (724).

اور اسی طرح مسافر کے لیے نمازو ترکی ادا نیگی بھی مشروع ہے، اور اسی طرح قیام اللیل، اور چاشت کی نماز، اور ہر سبب والی نماز مثلاً تحریۃ الوضوء اور توبہ کی نماز اور تحریۃ المسجد اور طواف کی رکعتات وغیرہ ادا کرنا بھی مشروع ہے، اور اسی طرح مطلقاً نوافل کی ادا نیگی بھی منوع نہیں۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

1- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین اشیاء کی نصیحت فرمائی کہ میں انہیں نہ تو سفر میں ترک کروں اور نہ ہی حسر میں: چاشت کی دور کعت، اور مہینہ میں تین یوم کے روزے رکھنا، اور ووترا کر کے سونا"

صحیح سنن ابو داؤد حدیث نمبر (1269).

2- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کی نماز اپنی سواری پر ہی ادا کرتے چاہے سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، لیکن فرضی نماز نہیں، اور نماز میں اشارہ کرتے، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا فرماتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1000).

اور ایک روایت میں سے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی تسبیح کرتے، سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا کرتے، لیکن فرضی نماز سواری پر ادا نہیں فرماتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1098).

3- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نماز ادا کرنا چاہئے تو سواری سے اتر کر قبل رخ ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (400).

4- عمر بن عبد اللہ کے غلام ابو نصر بیان کرتے ہیں کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ابو مورہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام ہانی سے سناؤہ کہہ رہی تھیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہ غسل کر رہے تھے اور ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا وہ کہتی ہیں میں نے انہیں سلام کیا تو وہ کہنے لگے : یہ کون ہے ؟

تو میں نے کہا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے گے :

ام ہانی خوش آمدیہ، جب غسل سے فارغ ہوئے تو اٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپٹھ ہوئے آٹھ رکعت ادا کیں اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں جائے بھائی کا خیال ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا فلاں ابن ہبیرہ جبے میں نے پناہ دی ہے، تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے ام ہانی جبے تو نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی، اور یہ وقت چاشت کا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (357).

مسافر کے لیے سنن مذکدہ ترک کرنے کی مشروعیت اور صرف نماز فخر کی دو سنتوں پر ہی اکتفاء بیان کرنے کا مقصد ہے، اسی طرح مسافر کے لیے مشروع ہے کہ وہ نمازو تر اور چاشت کی نمازو سبی نماز کا بھی خیال رکھے اور اسے ادا کرے.

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی زبانوں سے جو یہ نکلتا ہے کہ سفر میں سنتیں ادا نہ کرنا سنت ہے، یہ غلط اور فی نفسہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت کے خلاف ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ تو نماز ظہر اور مغرب اور عشاء سے پہلے اور بعد واں سنت مذکدہ کے ساتھ مقید ہے.

واللہ اعلم.